

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نقش آغاز

اس وقت پاکستان کا اہم ترین مسئلہ آئین سازی کا مسئلہ ہے۔ جس پر تمام مسلمانوں کو سیاسی اور گردہ پی نقطہ نظر سے ہٹ کر نگاہ

رکھنی چاہئے، بغیر اسمبلی کا آغاز ہونے والا ہے مگر آئین کے بارہ میں کوئی واضح اور غیر مبہم صورت حال اب تک سامنے نہیں آسکی، دو اکثریتی پارٹیوں کے سربراہوں کے درمیان دھماکہ میں ہونے والے مذاکرات کو بھی اس لحاظ سے خوش آئند نہیں کہا جاسکتا۔ دوسری طرف اسلام اور نظریہ پاکستان کی دعویدار جماعتیں ہیں جن میں باہمی اتحاد اور مفاہمت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی جبکہ ایک معمولی اقلیت میں ہونے کی وجہ سے مفاہمت اور یکگانیت کا معاملہ فوری توجہ کا مستحق تھا۔ جس انتشار، غلط فہمی اور باہمی غلط فہمی کی وجہ سے عرب اسلام طاقتوں کی مفید اکثریت کو بھی دستور ساز اسمبلی میں اقلیت بنا پڑا۔ آج بھی اگر وہ اقلیت بشمار اکائیوں میں بیٹھی رہی تو اسلامی آئین کا مسئلہ ایک مذاق بن جائے گا، اور پورے ملت کو اس شامت اعمال کی سزا بھگتنی ہوگی۔

بہن اکثریت حاصل کرنے والے زعماء کے اس سکوت مجربانہ پر بھی حیرت ہے جو کل تک اقتدار اور کامیابی حاصل کرنے کے خیال سے اپنے دیگر دعوؤں کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت اور اسلامی آئین کی بالادستی کا اعلان بھی کرتے رہے مگر انتخابات کے بعد وہ اس معاملہ میں خاموش ہیں۔ اگر خدا خواستہ ان کا ذہن اس معاملہ میں صاف نہیں ہے اور وہ اسلامی آئین کو اپنے نروساختہ معاشی یا اقتصادی و انتظامی نکات کیلئے ایک رکاوٹ سمجھ کر اس سے گریز کرنا چاہتے ہیں تو انہیں حقیقت نہیں بھولنی چاہئے کہ یہاں کے غیور اور جبرور مسلمانوں کی ایک عظیم اکثریت اسلامی آئین کے معاملہ میں اب بھی ان چند گنے چنے علماء حق اور محب وطن و ملت افراد کی پشت پر ہے جن کی ایک معمولی اقلیت دستور ساز اسمبلی تک پہنچ چکی ہے۔ ہماری دلی تمنا ہے کہ اکثریتی پارٹیوں کی آئین کے مسئلہ پر مفاہمت اور اتفاق رائے ہو جائے اور اس بد قسمت ملک کا یہ بحرانی دور جلد از جلد ختم ہو جائے۔

لیکن یہ حقیقت مد نظر رہنی چاہئے کہ ایسی کوئی مفاہمت یا گٹھ جوڑ یہاں کی تمام اسلامی قوتوں کے لئے ناقابل قبول ہوگی جس میں پاکستان کی اساس اسلامی آئین کے بنیادی اصول کو بالائے طاق رکھا گیا ہو۔ ایسی قابل قبول مفاہمت اگر ہو سکتی ہے تو علماء اور اسلامی ذہن رکھنے والی ان تمام پارٹیوں کا اعتماد دے کر ہو سکتی ہے جنہیں قوم نے اسلامی آئین کی مثالیکردہ منتخب کیا ہے ہمیں خوشی ہے کہ

جمیۃ العلماء اسلام بھی قابل اور جدیدہ جدیدہ علماء اور قانون دان حضرات کے تعاون سے اپنا ایک مسودہ اسمبلی میں پیش کر رہی ہے مگر اس بارہ میں ہماری مخلصانہ اور نیاز مندانہ گزارش بھی ہے کہ جمیۃ کے زعماء بالخصوص قائد جمیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اس مسودہ کو اسمبلی میں پیش کرنے سے قبل اس کے بارہ میں ملک کے مختلف مکاتب فکر کے علماء اسلامی جماعتوں اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے حضرات کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش فرمادیں اسی طرح منتخب علماء کی دوسری جماعت جمیۃ العلماء پاکستان کے اکابر کا بھی باہمی بحث اور غور و فکر کے بعد ایک ہی مسودہ پر اتفاق رائے ہو جائے۔ اور اسلامی جذبہ سے معمور دیگر منتخب افراد سے بھی اس مسودہ پر مشورہ کر لیا جائے تو ایسا کرنا پوری ملت اور پاکستان کے حق میں بہتر ہوگا۔

اگر خدا غماز اسٹہ اسلامی آئین کے نام سے کئی ایک الگ الگ مسودے پیش کئے گئے اور اسمبلی میں بھی اسی انتشار اور باہمی اختلاف کا مظاہرہ ہوا تو یہ بات نہ صرف پاکستان بلکہ پوری اسلامی دنیا میں ہمارے ”اسلامی آئین“ کے موقف کو نقصان پہنچائے گی۔

اس وقت انتخابی سیاست اور گروہی نعروں کا وقت گزر چکا ہے۔ پوری ملت کے لئے آئین اور ایک اسلامی آئین کا مرحلہ درپیش ہے، جس کے بارہ میں وقتی اور جزوی باتوں کو بالائے طاق رکھ کر پورے ایمانی جذبہ اخلاص اور دلسوزی سے سوچنا اور قدم اٹھانا ہے آج نہ صرف پاکستان کے ہر اس دردمند شہری کی نگاہیں منتخب ہونے والی پارلیمنٹ پر لگی ہوئی ہیں جس کا دل لا الہ الا اللہ کی آواز پر دھڑکتا ہے بلکہ پوری اسلامی دنیا اس نازک امتحان میں پاکستان کی ملت مسلمہ کی طرف نگاہیں اٹھائے ہوئے ہے۔

خداوند تعالیٰ اس نازک مرحلہ میں منتخب اسمبلی کی رہنمائی فرما دے اور ہمارے احوال بد سے صرف نظر کرتے ہوئے سب کے قلوب کو اسلامی آئین کی طرف پھیر دے اور ہم سب کو کلمہ اسلام پر جمع فرما دے۔ آمین

واللہ یعلم الحق وهو میدی السبیل۔

کلیع الحق